اللّهم فقّهه في الدِّين وعلّمه التأويل.
("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ٥٧٢/١، الحديث: ٢٣٩٧)

الفوز الكبير في أصول التفسير

للشيخ المحدّث شاه ولي الله الدهلوي
عليه رحمة الله القوي (المتوفى: ١١٧٦هـ)
(المعرّب عن الفارسية)

مع حاشيته الجديدة
الكنزُ الوَفِير لطالب التفسير

من مجلس المدينة العلمية
شعبة الكتب الدراسية

مكتبةُ المدِينة
للطباعة والنشر والتوزيع
كراتشي- باكستان

Scanned with CamScanner

درجہ خامسہ　　　　لقمان عطاری

نوٹس سوالاً جواباً

الفوز الکبیر فی اصول تفسیر

بفیضانِ نظر:
شیخ طریقت امیر اہلسنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

استاد محترم: علامہ محمد احمد رضا مدنی صاحب

جامعۃ المدینہ فیضان غریب نواز شیر انوالہ گیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم :

سوالات اور جوابات :

سوال نمبر 1: رسالہ الفوز الکبیر کتنے ابواب پر مشتمل ہے؟ یہ ابواب کن چیزوں پر مشتمل ہے؟

جواب :

رسالہ الفوز الکبیر کل پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ پانچ ابواب درج ذیل چیزوں پر مشتمل ہے

1۔ الباب الأول :

ان پانچ علوم کے بارے میں ہے جن پر قرآن کریم واضح دلالت کرتا ہے۔ گویا کہ قرآن اصلی طور پر ان پانچ علوم کے لیے ہی نازل ہوا ہے

2۔ الباب الثانی

اس زمانے والوں کے فہم کی طرف نسبت کرتے ہوئے نظم القرآن کی پوشیدگی کے طریقوں کے بارے میں ہے اور اس دشواری کو وضاحت کے ساتھ حل کرنے کے بیان میں ہے۔

3۔ الباب الثالث :

نظم القرآن کے لطائف (عمدگی) کو بیان کرنے کے بارے میں ہے اور قرآن کے بدیع طرز کے اسلوب کے بارے میں ہے

4۔ الباب الرابع :

تفسیر کے طریقوں کے بارے میں ہے اور اس اختلاف کے اسباب کو بیان کرنا اور اس کی وجوہات کو بیان کرنا جو صحابہ کرام اور تابعین کی تفسیر میں واقع ہوا ہے۔

الباب الخامس:

قرآن کریم کے غریب الفاظ کے بیان میں ہے اور نزول کے ان اسباب کے بیان میں ہے جن کو مفسر کے لیے یاد کرنا ضروری ہے اور اس کے بغیر تفسیر میں غور و فکر کرنا ممنوع و حرام ہے۔

باب اول:

سوال نمبر 2: قرآن عظیم میں کن علوم کو بطریق تنصیص بیان کیا گیا ہے؟ تفصیلاً بیان فرمائیں۔

جواب:

قرآن عظیم میں پانچ علوم کو بطریق تنصیص بیان کیا گیا ہے یعنی جن پر قرآن عظیم صراحتہً دلالت کرتا ہے

1۔ علم احکام:

احکام سے مراد واجب، مندوب، مباح، مکروہ اور حرام ہیں برابر ہے کہ وہ عبادات کی قسم سے ہوں یا معاملات کی قسم سے ہوں یا تدبیر منزل کی قسم سے ہوں یا سیاست مدنیہ (ملکی سیاست) کی قسم سے ہوں اور اس علم کی تفسیر کرنا فقیہ کی ذات سے وابستہ ہے۔

2۔ علم جدل:

چار گمراہ فرقوں، یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین اور منافقین کے ساتھ مباحثہ کرنا ہے اس علم کی وضاحت متکلم کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔

3: علم تذکیر بآلاء اللہ:
وہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا بیان ہے اور جو بندوں کے لیے مناسب ہیں ان کو بندوں کے دلوں میں ڈالنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا بیان ہے۔

4. علم تذکیر بأیام اللہ:
ان واقعات کی وضاحت کرنا جن کو اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا ہے فرماں بردار کو نوازنے اور مجرمین کو عذاب دینے کے قبیل سے۔

5: علم تذکیر بالموت:
وہ حشر و نشر اور حساب میزان اور جنت اور دوزخ جو مابعد موت کی تفصیل ہے۔

سوال نمبر 3: علوم خمسہ کو بیان کرنے میں قرآن مجید کا کیا اسلوب ہے؟ بیان کریں۔
جواب:
بیشک ان علوم خمسہ کا بیان متقدمین عربوں کے انداز پر واقع ہوا ہے نہ کہ متاخرین کے طریقے پر۔ یہیں اللہ تعالیٰ نے آیات احکام میں ایسے اختصار کو لازم نہیں کیا جس کو اہل متون نے اختیار کیا ہے۔ اور نہ قواعد کو غیر ضروری قیودات سے نکھارنے کا التزام فرمایا ہے جیسے کہ وہ اصولیوں کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آیات مخاصمہ میں بھی مشہور مسلمہ باتوں اور نفع بخش خطابات کو پسند فرمایا ہے منطقیوں کے طریقوں پر براہین کے نکھارنے کو

پسند نہیں فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہونے میں مناسبت کا لحاظ نہیں فرمایا جیسے کہ متاخرین کا قاعدہ ہے بلکہ ہر اس بات کو بیان فرمایا جس کا بندوں پر پیش کرنا اہم ہے خواہ وہ مقدم ہو یا مؤخر۔

سوال نمبر 6: نزول قرآن کریم کے مقاصد بیان کریں۔

جواب:

جمہور مفسرین آیات مخاصمہ اور آیات احکام میں سے ہر آیت کو کسی قصے کے ساتھ ملا دیتے تھے اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ یہی قصہ اس آیت کا شان نزول ہے اور حق یہ ہے کہ قرآن کریم کے نازل ہونے کا اصلی مقصد بشری نفوس کو سنوارنا ہے اور باطل عقائد کو باطل کرنا اور فاسد اعمال کو دور کرنا ہے۔ پس باطل عقائد کا احکام شرعیہ کے مخاطبین کے دلوں میں پایا جانا آیات مخاصمہ کے نزول کا سبب ہے۔ اور فاسد اعمال کا پایا جانا اور ظلم و بربادی کا آپس میں جاری ہونا آیات احکام کے نزول کا سبب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اللہ تعالیٰ کی آفات و انعامات، موت اور جو موت کے بعد پیش آنے والے واقعات ہیں ان کو نہ سمجھنا آیات تذکیر کے نزول کا سبب ہے۔ اور بہر حال جو خصوصی اسباب اور جزوی قصے جن کو

بیان کرنے میں مفسرین نے تکلف کیا ہے اس کا فہم قرآن میں کوئی دخل نہیں ہے جن کا اعتبار کیا جائے مگر بعد کے برسوں میں جہاں اشارہ واقع ہوا ہے ان واقعات میں سے کسی واقعہ کی طرف جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ یا اس سے پہلے پیش آئے ہیں پس ضروری ہے کہ ہم ان علوم خمسہ کی اس طرح تشریح کریں کہ ہر آیت کا شان نزول ذکر کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

سوال نمبر ۲: آیات مخاصمہ آیات احکام اور آیات تذکیر کے اسباب نزول بیان کریں

جواب:

آیات مخاصمہ کا اسباب نزول:

بشری نفوس کو سنوارنا، باطل عقائد کو باطل کرنا اور فاسد اعمال کو دور کرنا یہ سب آیات مخاصمہ کے اسباب نزول ہیں

آیات احکام کا اسباب نزول:

فاسد اعمال کا پایا جانا اور ظلم و زیادتی کا آپس میں جاری ہونا آیات احکام کے اسباب نزول ہیں

آیات تذکیر کا اسباب نزول:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات و آفات اور موت اور جو موت کے بعد پیش آنے والے واقعات ہیں ان کو نہ سمجھنا یہ سب آیات تذکیر کے اسباب نزول ہیں۔

سوال نمبر 5: عام مفسرین ہر آیت کے تحت جو بڑے قصے بیان کرتے ہیں کیا ان کا فہم قرآن مجید میں کوئی لائق شمار دخل ہے؟ اگر ہے بھی تو کیا ں ہے؟

جواب:

عام مفسرین جو کسی خاص جزئی قصہ کو بیان کرنے میں تکلف کرتے ہیں ان کا قرآن مجید کے فہم میں کوئی لائق شمار دخل نہیں ہیں۔ مگر بعض آیات میں ہیں اس طرح کہ اس میں کسی ایسے واقع کا اشارہ ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا ان سے قبل واقعہ پایا گیا ہو۔ اور وہ امید اور انتظار ختم نہ ہو جو سننے والے کو اس تعریض کے سننے کے وقت پیش آتا ہے۔

فصل اول:

سوال نمبر 6: قرآن مجید میں اللہ نے اور کون سے گمراہ فرقوں کے ساتھ مخاصمہ واقع ہوا ہے؟ اور اس مخاصمے کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب:

قرآن مجید میں چار گمراہ فرقوں کے مخاصمہ واقع ہوا ہے 1. مشرکین 2. یہودی 3. نصاری 4. منافقین

مخاصمے کی دو اقسام ہیں۔

الاول:

اللہ تعالیٰ باطل عقائد کو اس کی قباحت پر تصریح کے ساتھ ذکر فرماتا ہے اور صرف اس پر انکار ہوتا ہے

الثانی:

اللہ تعالیٰ ان کے لغو خیالات کو بیان فرماتا ہے

اور برہان اور خطابہ دلیلوں کے ساتھ اس کے
حل کو ذکر فرماتا ہے۔

سوال نمبر 8: مشرکوں کا دعوی بیان کریں؟ نیز بتائیں کہ حنیف کسے کہتے ہیں؟

جواب :

مشرکوں کا دعوی

مشرکوں کا دعوی یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو حنفاء کہتے تھے اور وہ دعوی کرتے تھے کہ وہ ابراھیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کرتے ہیں۔

حنیف کی تعریف :

حنیف اس کو کہتے ہیں جس نے ابراھیم علیہ السلام کے دین کو اپنایا ہو اور اس کے شعائر کو لازم پکڑا ہو۔

سوال نمبر 9: ملت ابراھیمیہ کے شعائر بیان کریں

جواب :

ملت ابراھیمیہ کے شعائر :

بیت اللہ کا حج کرنا، نمازوں میں اس کی طرف منہ کرنا، جنابت سے غسل کرنا، ختنہ کرنا، دیگر فطری سنتیں، حرمت والے مہینوں کا احترام کرنا، مسجد حرام کی تعظیم کرنا، نسبی اور رضاعی محرمات کو حرام سمجھنا، حلق میں ذبح کرنا، سینہ کے بالائی حصہ میں نحر کرنا، ذبح اور نحر کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا خصوصاً

حج کے دنوں میں۔ (یہ سب ملت ابراھیمیہ کے شعائر ہیں۔)

سوال نمبر ۱۵ ملت ابراھیمیہ کے شرائع بیان کریں؟ اور یہ بتائیں کہ مشرکین کا ان کے ساتھ کیا رویہ تھا؟

جواب:

ملت ابراھیمیہ کے شرائع اور مشرکین کا رویہ:

وضو، نماز اور صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ رکھنا، یتیموں اور مسکینوں پر صدقہ کرنا، حق کے راستے میں مدد کرنا، اور صلہ رحمی کرنا ملت ابراھیمیہ میں مشروع تھا اور ان کاموں کی مدح سرائی ان کے درمیان رائج تھی مگر اکثر مشرکین ان کاموں کو ترک کر چکے تھے۔ گویا کہ یہ افعال ان کی عملی زندگی میں کالعدم ہو چکے تھے۔ اور قتل، چوری، زنا، سود اور غصب کی بھی اصل ملت میں ثابت تھی اور ان کاموں کی قباحت ایک درجہ باقی تھی مگر اکثر مشرکین ان کاموں کا ارتکاب کرتے تھے۔ اور ان میں نفس امارہ کی اتباع کرتے تھے۔

سوال نمبر ۱۱ مشرکین کے عقیدے کیا کیا تھے؟

جواب:

مشرکین کے عقائد:

خالق کائنات کے وجود کا عقیدہ اور یہ عقیدہ

کہ وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی
حوادثات کی تدبیر اور انتظام کرنے والا ہے
اور یہ عقیدہ کہ وہ رسولوں کو بھیجنے پر اور بندوں کو
ان کے اعمال کا بدلہ دینے پر قادر ہے۔ اور وہ بڑے
بڑے حوادثات کے وقوع ہونے سے پہلے ان کو
معلوم مقدار پر بنانے والا ہے۔ اور یہ عقیدہ کہ فرشتے
اللہ کے مقرب بندے ہیں اور تعظیم کے مستحق ہیں یہ
سب عقیدے ان کے نزدیک ثابت ہیں اور اس پر
ان کے اشعار دلالت کرتے ہیں لیکن اکثر مشرکین
ان عقیدوں میں بہت سے شکوک و شبہات میں مبتلا تھے
ان کو بعید سمجھنے کی وجہ سے اور ان کے علم و ادراک
سے الفت و رغبت نہ ہونے کی وجہ سے۔

سوال نمبر 12: مشرکین کی گمراہی اجمالاً بیان کریں۔

جواب

مشرکوں کی گمراہی

1. شرک 2. تشبیہ 3. تحریف 4. آخرت کا انکار
5. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید سمجھنا
6. برے اعمال کا عام ہونا۔ 7. ظلم و ستم کرنا آپس میں
8. فاسد مذہبی باتوں کو ایجاد کرنا
9. عبادات کا خاتمہ کرنا۔

سوال نمبر 3: مشرکوں کی درج ذیل گمراہیوں کو تفصیلاً بیان کریں؟

1۔ شرک 2۔ تحریف 3۔ انکار معاد 4۔ استبعاد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

جواب:

1۔ شرک:

مشرکین اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ان صفات میں سے کوئی صفت ثابت کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، جیسے کہ کائنات میں بالارادہ تصرف کرنا جس کو "کن فیکون" کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے یا علم ذاتی جو حواس کے ذریعے کسب سے حاصل نہ ہو اور عقل کی رہنمائی اور الہام وغیرہ سے کسب کرنے سے یا بیمار کو شفاء بخشنا یا کسی شخص پر لعنت کرنا اور اس پر غضب کرنا یہاں تک کہ اس پر رزق تنگ ہو جائے یا وہ بیمار ہو جائے یا وہ بدبخت ہو جائے اس ناراضگی کی وجہ سے یا کسی شخص پر مہربان ہونا یہاں تک کہ رزق اس کے لیے کشادہ ہو جائے اور اس کا بدن تندرست ہو جائے اور وہ خوش بخت ہو جائے۔ بیشک ان کا شرک ایسے معاملات میں تھا جو اچھے بندوں کے ساتھ خاص ہیں اور وہ گمان کرتے تھے کہ بادشاہوں میں سے ایک عظیم الشان بادشاہ جس طرح اپنے مخصوص بندوں کو اپنی سلطنت کی طرف بھیجتا ہے اور ان کو جزوی معاملات میں متصرف بنا دیتا ہے یہاں تک کہ صریح حکم اس بادشاہ سے صادر ہو اور وہ جزوی کاموں کو خود انجام نہیں دیتا بلکہ سرداروں اور حاکموں کو سپرد کر دیتا ہے اور ان کی سفارش

Scanned with CamScanner

ان لوگوں کے حق میں قبول کرتا ہے جو ان اصنام کی خدمت کرتے ہیں اور اسے وسیلہ بناتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو الوہیت کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور ان کی ناراضگی اور رضامندی کو اپنے دوسرے بندوں کے حق میں موثر بنایا ہے

2. تحریف:

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد اپنے شرف و نسبی دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھی یہاں تک کہ عمرو بن لحی کا زمانہ آیا اللہ کی اس پر لعنت ہو نہیں اس کے لیے بت نصب کیے گئے اور بنو اسماعیل کے لیے ان کی عبادت کو جائز کیا اور اس نے بحیرہ، سائبہ اور حام کے آزاد چھوڑنے کو اور تیروں کے ذریعے قسمت آزمانے کو ایجاد کیا۔ اور یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تقریباً تین سو سال پہلے پیش آیا اور بنو اسماعیل اس باب میں اپنے آباؤ اجداد کی روایات سے استدلال کرتے تھے اور وہ ان روایات کو دلائل قاطعہ میں سے سمجھتے تھے۔

3. انکار معاد:

گزشتہ انبیاء کرام نے حشر و نشر کو بیان فرمایا ہے لیکن یہ وضاحت ایسی تشریح و تفصیل کے ساتھ نہیں تھی جیسی تشریح پر قرآن عظیم مشتمل ہے اسی وجہ سے اکثر مشرکین اس پر واقف نہیں تھے اور وہ اس کو بعید سمجھتے تھے

۴: استبعاد رسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

مشرکین کی جماعت اگرچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نبوت کا اعتراف کرتی تھی بلکہ سیدنا موسی علیہ السلام کی نبوت کا اعتراف بھی کرتی تھی۔ لیکن بشری صفات نے جو انبیائے کرام کے جمال کامل کے لیے حجاب ہیں ان لوگوں کو شکوک میں ڈال رکھا تھا اور وہ اللہ تعالی کی تدبیر کی حقیقت کو نہ پہچانے جو انبیاء کی بعثت کا تقاضہ کرتی ہے پس وہ آپ کی رسالت کو بعید سمجھنے لگے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ رسول، مرسل کے مشابہ ہے اس لیے وہ نا قابل سماعت شہادت پیش کرتے تھے مثال کے طور پر وہ کہتے تھے کہ نبی کھانے پینے کا محتاج کیسے ہو سکتا ہے؟ اور اللہ نے کسی فرشتے کو رسول بنا کر کیوں نہیں بھیجا؟ اور اللہ نے ہر شخص پر الگ الگ وحی کیوں نہیں بھیجی۔

[illegible] تشبیہ:

بشری صفات کو اللہ تعالی کے لیے ثابت کرنا ہیں مشرکین کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور اللہ اپنے بندوں کی سفارش کو قبول فرماتا ہے اگرچہ وہ اس پر راضی نہ ہو۔ جیسا کہ سلاطین بڑے بڑے حکام کے ایسا کرتے ہیں اور جب مشرکین اللہ تعالی کے علم اور سمع و بصر کا ادراک نہ کر سکے جو اللہ کی شان کے لائق ہے تو انہوں نے ان صفات کو اپنے علم اور سمع و بصر پر قیاس کیا

سوال نمبر ۱۶: مشرکین کے احوال کو مثال سے واضح کریں؟

جواب:

مشرکین کے احوال:

اگر مشرکین کی حالت اور ان کے عقائد اور ان کے اعمال پر مطلع ہونا چاہتے ہو تو محترفین اور اس زمانے والوں کی حالت کی طرف دیکھو خاص طور پر ان کی طرف دیکھو جو دار السلام کے اطراف میں رہتے ہیں کہ وہ ولایت کے بارے میں کیسے خیالات اور کیسے اعتقاد رکھتے تھے حالانکہ وہ مقدمین اولیاء کی ولایت کا اعتراف کرتے تھے اور قبروں اور آستانوں کی طرف جاتے تھے اور طرح طرح شرک کا اعتراف کرتے تھے۔ اور اس حدیث صحیح کے مطابق کہ تم ضرور اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔ ان آفتوں میں سے کوئی آفت نہیں ہے مگر اس زمانے والوں کے لوگ اس آفت میں مبتلا ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عربوں میں مبعوث فرمایا اور آپ کو ملت ابراہیم علیہ السلام کو سیدھا کرنے کا حکم دیا

سوال نمبر ۱۷: قرآن عظیم میں مشرکوں کے ساتھ مخاصمہ میں کس کے ذریعے استدلال کیا؟

جواب

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عربوں میں مبعوث فرمایا اور آپ کو ملت

ابراھیمی کو سیدھا کرنے کا حکم دیا اور قرآن عظیم میں ان کے ساتھ مباحثہ کیا اور ان مباحثے میں ان کے مسلمات سے استدلال کیا جو ملت ابراھیمی کے باقی باتوں میں سے تھے تاکہ الزام ثابت ہو جائے۔

سوال نمبر 16: مشرکوں کی درج ذیل گمراہیوں کے تمام جوابات تحریر کریں؟ (1) شرک (2) تشبیہ (3) تحریف (4) استبعاد حشر و نشر (5) استبعاد ارسال رسل۔

جواب!

جواب الاشراک:

أولاً: دلیل کا مطالبہ کرنا اور ان کے آباؤ کی تقلید سے استدلال کرنا۔

ثانیاً: ان بندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان عدم تساوی کو ثابت کرنا اور انتہائی عبادت تعظیم کے استحقاق کے اللہ تعالیٰ کو خاص کرنا بر خلاف ان بندوں کے۔

ثالثاً: اس مسئلہ (توحید) پر انبیاء کرام کے اجماع کو بیان کرنا (وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ)

رابعاً!

بت پرستی کی قباحت کو بیان کرنا۔

جواب التشبیہ:

أولاً: دلیل کو طلب کرنا اور ان کے آباؤ سے استدلال پر نقض وارد کرنا۔

ثانیاً: ولد اور والد کے درمیان مجانست کے ضروری ہونے کو بیان کرنا جبکہ وہ مجانست معدوم ہے۔
ثالثاً: جو چیز ان کے نزدیک ناپسندیدہ اور بری ہے اس کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے کی قباحت کو بیان کرنا

جواب التحریف:

اس بات کو بیان کرنا کہ یہ تحریف شدہ باتیں دین حنیف کے اماموں سے منقول نہیں ہیں اور یہ بیان کرنا کہ یہ تمام باتیں ایسے لوگوں کی ایجاد کردہ اور گھڑی ہیں جو کہ معصوم نہیں ہیں۔

جواب استبعاد الحشر والنشر،

اولاً: زمین کو زندہ کرنے پر قیاس کرنا اور اعادہ کا ممکن ہونا ہے۔
ثانیاً: حشر و نشر کی خبر دینے میں تمام آسمانی کتابوں کی موافقت کو بیان کرنا

جواب استبعاد ارسال رسل:

اولاً: رسالت کا پہلی امتوں میں ہونے کو بیان کرنا۔
ثانیاً: استبعاد کو دور کرنا یہ بیان کرنے کے ذریعہ کہ بیان رسالت سے مراد وحی ہے (قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ)
ثالثاً: ان معجزات کے عدم ظہور کو بیان کرنا جن کی منکرین فرمائش کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کو رسول بنا کر نہ بھیجنا، اور اللہ تعالیٰ کا ہر شخص کی طرف وحی نہ کرنا

سوال نمبر 17: قرآن پاک میں تکرار مضامین کا سبب کیا ہے؟

جواب:

تکرار مضامین کا سبب:

جب لوگوں میں سے اکثر مشرکین تھے جن کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا انہوں نے اس مضامین کو قرآن پاک کی کثیر سورتوں میں مختلف طریقوں اور پوری تاکیدوں کے ساتھ ثابت فرمایا ہے ان مضامین کو بار بار ذکر کرنے سے گریز نہیں فرمایا ضروری ہے کہ حکیم مطلق کا خطاب ان نادانوں کے ساتھ اور ان بے عقلوں کے مقابلے میں کلام ایسی ہی تاکید کے ساتھ ہو۔

سوال نمبر 18: یہود کس کتاب پر ایمان رکھتے تھے؟ اور ان کی گمراہیاں کیا تھیں؟ اجمالاً بیان کریں۔

جواب:

یہود تورات پر ایمان رکھتے تھے۔ ان کی گمراہیاں یہ تھیں۔

(1) تورات کے احکام میں لفظاً اور معناً تحریف کرنا۔

(2) اس کی آیتوں کو چھپانا۔

(3) ان باتوں کو اپنی طرف سے گھڑ کر تورات کے ساتھ ملانا جو اس میں سے نہیں تھیں۔

(4) تورات کے احکام کو نافذ کرنے میں سستی کرنا۔

(5) اپنے مذہب کی نہایت بلاوجہ حمایت کرنا۔

(6) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید سمجھنا

(7) ان کا بخل، حرص اور اس کے علاوہ میں مبتلا ہونا۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 19: تحریف احکام توریت کی دونوں صورتوں کی وضاحت کیجئے نیز تحریف معنوی کی تین صورتیں بھی بیان کریں

جواب:

تحریف احکام توریت کی وضاحت:

تحریف لفظی:

فقیر کے نزدیک یہی حق ہے کہ ان کی تحریف لفظی توریت کے ترجمے وغیرہ میں تھی نہ کہ اصل توریت میں یہی ابن عباس کا قول ہے

تحریف معنوی

آیت کو معنی مراد کے علاوہ پر محمول کر کے فاسد تاویل بیان کرتا ہے اور سیدھے راستے سے پھیرتا ہے۔

تحریف معنوی کی صورتیں

(1) اللہ تعالیٰ نے دین کی تصدیق کرنے والے نافرمان اور دین کا انکار کرنے والے کافر کے درمیان ہر مذہب میں فرق بیان کیا ہے کافروں کے لیے شدید عذاب کو اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے کو ثابت کیا ہے اور فاسق کا دوزخ سے انبیاء کی شفاعت سے نکلنا یہ حکم توریت میں یہودیوں اور عبریوں کے لیے ثابت کیا ہے اور انجیل میں نصرانیوں کے لیے اور قرآن عظیم میں مسلمانوں کے لیے ثابت کیا ہے

(2) اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب میں ایسے احکام بیان فرمائے ہیں جو اس زمانے والوں کی مصلحتوں کے موافق ہیں، شرعی قوانین بنانے میں قوم کی اچھی عادتوں کی رعایت

کی گئی ہے اور تاکیدی حکم دیا ہے اس ملت کو اختیار
کرنے کا اور اس ملت پر ہمیشہ عمل کرنے کا اور اس
پر اعتقاد رکھنے کا اور مراد یہ ہے کہ حق اس میں
منحصر ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اور ہر ملت میں
ان کی اتباع کرنے والوں کو اعزاز بخشا مقرب اور
محبوب کے لقب سے اور منکرین ملت کا [illegible] ذکر
کیا ہے۔ اور اس کتاب میں ایسے الفاظ کا استعمال
کیے ہیں جو ہر قوم میں رائج تھے اور کوئی تعجب
نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو محبوبوں کی جگہ ذکر
کیا ہے۔ لیکن یہودیوں نے گمان کیا کہ یہ اعزاز و
کرم یہودی اور عبری اور اسرائیلی کے نام کے ساتھ
دائر و سائر ہے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ اعزاز و کرم
تو ابعداری اور انکساری کے وصف کے ساتھ ہے

سوال نمبر ۲: کتمان آیات تورات کی وضاحت کریں نیز اس کی
دو مثالیں تحریر کریں۔

جواب:

کتمان آیات تورات:
یہود بعض آیات کو اور بعض احکام کو چھپاتے تھے
تاکہ وہ اپنے عہدوں پر برقرار رہیں اور معزز منصب کو حاصل
کریں۔ تاکہ ان کے بارے میں عوام کی عقیدت ختم
نہ ہو جائے اور ان آیتوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے

ان کی ملامت نہ کی جائے

أمثلة الكتمان

(1) رجم کا حکم توریت میں ذکر کیا گیا ہے اور انھوں نے اپنے علماء کے اجماع کی وجہ سے اس کو رجم کو ترک کرنے پر اور کوڑے کو قائم مقام کرنے پر چھوڑ دیا ہے اور وہ رسوائی کے خوف سے ان آیتوں کو چھپاتے تھے

(2): یہ ان آیتوں کو چھپاتے تھے جس میں حضرت هاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما الصلاۃ والسلام کی اولاد میں ایک نبی کے مبعوث ہونے کی بشارت ہے۔ یہ وہ آیتیں ہیں جن میں ایک ملت کے وجود کا اشارہ ہے جس کا ظہور اور شہرت حجاز کی زمین میں پورا ہوگا۔ یہ توریت میں اب تک موجود ہیں بار بار یہ کہتے تھے کہ جنگ ہم پر ٹکوڑی گئی ہے

سوال نمبر 2! یہودیوں کا توریت شریف میں افتراء یا تو ان کو لاحق کرنے کے کیا اسباب تھے؟

جواب!

افتراء کے اسباب

(1) تشدد اور تعمق کا ان کے علماء اور مشائخ پر داخل ہونا۔

(2)۔ استحسان یعنی شارع کی نص کے بغیر بعض احکام کا استنباط کرنا ان میں بعض مصلحت کے ادراک کی وجہ سے

(3) بے ہودہ استنباط کو رواج کرنا۔ ان کے ایجاد کرنے والوں نے اصل کے ساتھ لاحق کر دیا اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ ان کے اسلاف کا اتفاق قطعی دلیل ہیں سے ہے یہ ان کے پاس عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرنے میں کوئی دلیل نہیں تھی مگر اسلاف کے اقوال تھے اسی طرح اکثر احکام میں ان کا احوال تھا۔

سوال نمبر 22: یہودیوں کا احکام تورات قائم کرنے میں تساہل بخل اور حرص کا ارتکاب کرنے کا سبب کیا تھا؟

جواب:

سبب التساهل والتعصب:

تورات کے احکام کو قائم کرنے میں سستی اور بخل اور حرص کا ارتکاب کرنا ظاہر ہوا کہ وہ نفس امارہ کے تقاضوں میں سے تھا اور یہ مخفی نہیں تھا کہ نفس امارہ تمام لوگوں پر غالب رہتا تھا مگر جس کو اللہ چاہے (اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ)

مگر یہ خصلت اہل کتاب میں دوسرے رنگ کے ساتھ ظاہر ہو چکی تھی وہ اس کی تصحیح کرنے میں فاسد تاویل کے ساتھ تکلف کرتے تھے اس کو شریعت کی صورت میں ظاہر کرتے تھے۔

سوال نمبر 23: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید از قیاس سمجھنے کے اسباب کیا تھے؟

جواب:

اسباب استبعاد رسالۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید سمجھنے کے کئی اسباب ہیں۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

(1
انبیاء کرام کی عادات اور ان کے احوال کا کثیر ازواج اور قلیل ازواج میں مختلف ہونا۔

(2
انبیاء کرام کی شریعتوں کا مختلف ہونا۔

(3
انبیاء کرام کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کے طریقوں کا مختلف ہونا۔

(4
بنی اسماعیل میں سے نبی کا مبعوث ہونا حالانکہ جمہور انبیاء بنی اسرائیل میں سے تھے۔

سوال نمبر 24: انبیاء کرام کی شریعتوں کے مختلف ہونے کے سلسلے میں اصل نکتہ کیا ہے؟ اور اس میں انبیاء کرام نے کونسا طریقہ اپنایا؟ تشبیہ دے کر سمجھائیں۔

جواب:

اس مسئلے میں اصل نکتہ یہ ہے کہ نبوت عالم کے نفوس کی اصلاح کے مرتبہ میں ہے اور ان کی

عادات اور عبادات کو بیان کرنے کے مرتبہ میں ہے
نہ کہ ثواب اور گناہ کے اصول کو ایجاد کرنا۔ ہر قوم
کے لیے عبادات، تدبیر منزل اور سیاست مدنیہ میں
عادات ہیں اور یہ نبوت ان عادتوں کو یک دفعہ
ختم نہیں کرتی اور نہ ہی دوسری عادتوں کو ایجاد
کرتی ہے بلکہ نبوت ان عادتوں کو ممتاز کرتی ہے جو
قاعدے کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے موافق ہوتی
ہیں اور جو عادتیں اس کے خلاف ہوتی ہیں اس کو
بقدر ضرورت سیدھا کرتی ہے پس اس نکتہ کی وجہ سے
انبیاء کی شریعتیں مختلف ہیں

تشبیہ کا طریقہ:

یہ اختلاف طبیب کے اختلاف کی طرح ہے کہ جب
طبیب دو مریضوں کے معاملے میں غور و فکر کرتا ہے تو
وہ ان میں سے ایک کے لیے ٹھنڈی دوا اور ٹھنڈی غذا
تجویز کرتا ہے اور دوسرے کے لیے گرم غذا اور گرم دوا تجویز
کرتا ہے حالانکہ دونوں میں طبیب کی غرض ایک ہے
اور وہ طبیعت کو درست کرنا ہے

اسی طرح سے حقیقی حکیم یعنی اللہ تعالیٰ نے علاج کا
ارادہ فرمایا جو مرض نفسانی میں مبتلا تھے اور ملکی قوت
کو قوی کرنے کا اور مفاسد کو زائل کرنے کا۔ تو ہر زمانہ
کے قوم کی طبیعتوں اور عادتوں کے مختلف ہونے کی وجہ
سے علاج مختلف ہیں

سوال نمبر 2: احوال یہود کو مثال سے واضح کریں

جواب:

توضیح أحوال الیهود بالمثال:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر آپ یہود کے نمونوں کو دیکھنا چاہتے ہو تو آپ ان برے علماء کو دیکھیں جو دنیا کو طلب کرتے ہیں اور سلف کی تقلید کا وعدہ کرتے ہیں اور کتاب اللہ اور سنت کے نصوص سے اعراض کرتے ہیں اور وہ عالم کے تعمق اور تشدد اور استحسان کے ساتھ اعتماد کرتے ہیں انہوں نے معصوم شارح کے کلام سے اعراض کیا گویا کہ یہ برے علماء ہی یہودی ہیں

سوال نمبر 2: نصاری کس نبی پر ایمان رکھتے تھے اور ان کی گمراہیاں کیا تھیں؟

جواب:

ذکر النصاری:

نصاری حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے تھے.

ان کی گمراہیوں میں سے یہ تھا کہ وہ یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالی کے تین اجزاء ہیں جو من وجہ متحد ہیں اور من وجہ مختلف ہیں اور ان تین اجزاء کو أقانیم ثلاثہ کہا جاتا ہے۔

احدھا: ان میں سے ایک باپ ہے اور یہ مبدأ عالم کے مقابلے میں ہے

والثانی: دوسرا بیٹا ہے اور وہ صادر اول کے مقابلے میں ہے اور وہ ایسا معنی جو تمام موجودات کو شامل ہے۔

والثالث: وہ روح القدس ہے جو کہ محض عقل کے مقابلے میں ہیں۔

سوال نمبر (27): نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا عقیدہ تھا اور وہ اس پر استدلال کیسے کرتے تھے؟

جواب:

نصاریٰ کا عقیدہ

وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اقنوم ابن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کا کرتہ پہن رکھا تھا یعنی جس طرح جبرئیل علیہ السلام انسان کی صورت میں ظاہر ہوتے تھے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی روح کی صورت کے ساتھ بیٹا ظاہر ہوا تھا وہ گمان کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام معبود بھی ہیں اور اللہ کے بیٹے بھی ہیں اور ان پر احکام بشریہ اور احکام الالوھیہ ایک ساتھ جاری کرتے تھے۔

وہ اس باب میں انجیل کی نصوص کے ساتھ دلیل پکڑتے تھے کہ انجیل میں لفظ ابن واقع ہوا ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بعض افعال خداوندی کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

سوال نمبر (28): انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے لفظ ابن اللہ کے واقع ہونے سے پیدا ہونے والے اشکال کا کیا جواب ہے؟

جواب:

الجواب عن الاشکال الأول:

انجیل کی باتوں کو درست مانتے ہوئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے کلام میں کوئی رد و بدل نہیں ہے کہ لفظ ابن قدیم زمانے میں محبوب اور مقرّب بندوں کے معنی میں استعمال ہوتا تھا جیسے کہ انجیل میں کثیر قرینے اس پر دلالت کرتے ہیں۔

جواب الإشكال الثانی:

لفظ ابن حکایت کے طریقے پر ہے جیسے کہ بادشاہ کسی قاصد کو بھیجتا ہے وہ قاصد کہتا ہے کہ فلاں شہر کو ہم نے فتح کیا حقیقت میں یہ معاملہ بادشاہ کی طرف لوٹتا ہے اور قاصد محض ترجمان ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان باطل مذہب کو رد فرمایا اور اس بات کو مختہ کیا کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کی مقدس روح ہے جس کو مریم صدیقہ کے رحم میں پھونکا ہے۔

سوال نمبر 29: احوال نصاری کی توضیح کتاب میں مذکور مثال کے ذریعے کیجئے؟

جواب:

توضیح أحوال النصاری بالمثال:

اگر آپ نصاری کے احوال کو دیکھنا چاہتے ہو تو آپ آج کے مشائخ اور اولیاء کی اولاد کی طرف دیکھیں کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کو کیا سمجھتے تھے اور وہ ان کو کہاں تک پہچانتے تھے؟ (عنقریب ظالم جان لیں گے کہ وہ کہاں پلٹنے والے ہیں)

سوال نمبر 3: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے متعلق نصاریٰ کی گمراہی کیا ہے اس کا سبب کیا ہے نیز اس کا جواب کیا ہے اور اس کے ازالہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کس قول سے فرمایا؟

جواب:

مسألۃ صلب المسیح بین الحقیقۃ والاشتباہ

نصاریٰ یہ گمان یعنی یقین کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ قتل ہو چکے ہیں حالانکہ حقیقت میں اس قصے میں اشتباہ واقع ہوا ہے جب ان کو آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا تو انہوں نے گمان کیا کہ وہ قتل ہو چکے ہیں اور اس غلطی کو بڑے بڑے سے نقل کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں اس شبہ کو زائل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا! (وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ) جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ انجیل میں ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے یہودیوں کی جرأت اور عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے پر ان کے اقدام کی خبر دینا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس ہلاکت سے بچا لیا۔

<——————————>

سوال نمبر 13: فارقلیط سے مراد کون سی ذات اس بارے میں نصاریٰ کیا کہتے تھے؟ نیز حقیقۃً اس سے مراد کون سی ذات ہے اور کیوں؟

جواب:

المقصود من بشارۃ فارقلیط

نصاریٰ یہ کہتے تھے کہ فارقلیط جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ عیسیٰ روح اللہ ہی ہیں جو ان کے پاس اپنے قتل ہونے کے بعد آئے اور ان کو انجیل کو مضبوطی سے پکڑنے کی وصیت کی اور وہ یہ کہتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے وصیت کی اور ان کو خبر دی کہ عنقریب نبوت کا دعویٰ کرنے والے کثیر ہوں گے جو میری نبوت کی تصدیق کرے اس کے کلام کو قبول کرنا اور جو میری نبوت کی تصدیق نہ کرے اس کے کلام کو قبول نہ کرنا۔ پس قرآن عظیم نے واضح بیان کر دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی صورت پر۔ کیوں کہ انجیل میں فرمایا گیا کہ فارقلیط تم میں کثیر مدت ٹھہرے گا اور وہ علم سکھائے گا اور وہ لوگوں کو پاک کرے گا یہ معنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرنا یہ ان کی نبوت کو ثابت کرنا ہے۔

سوال نمبر 32: منافقوں کی کتنی اقسام ہیں؟ مع تعریف بیان کریں۔

جواب:

ذکر المنافقین

منافقوں کی دو قسمیں ہیں۔

صاحب النفاق العقلی۔

ایسی قوم تھی جو دو گواہیاں دیتی تھی اور ان کے دل کفر پر مطمئن تھے اور وہ اپنے دلوں میں صرف کفر کو چھپاتی تھی

(۲) صاحب النفاق العملی:
وہ گروہ جو اسلام میں کمزوری کے ساتھ داخل ہوا تھا۔

سوال نمبر 33: نفاق عملی سے متصل منافقوں کی پانچ قسمیں بیان کریں۔
جواب:
نفاق عملی سے متصل منافقوں کی اقسام:
پہلی قسم:
وہ منافق جن کے دلوں پر گھٹیا دنیا کی لذت کی محبت غالب آچکی تھی اس طرح کہ ان کے دلوں میں اللہ اور رسول کی محبت کی جگہ باقی نہ رہی۔
دوسری قسم:
وہ منافق جن کے دلوں میں مال پر حرص، حسد اور بغض و کینہ راسخ ہو چکا تھا یہاں تک کہ وہ مناجات کی حلاوت اور عبادات کی برکت کا شعور نہیں رکھتے تھے۔
تیسری قسم:
وہ منافق جو امور معاش میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس میں غرق ہو چکے تھے یہاں تک کہ ان کے لیے امور آخرت کے اہتمام کے لیے کوئی فرصت باقی نہ رہی۔
چوتھی قسم
وہ منافق جن کے دلوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے میں بے ہودہ خیالات اور رکیک شبہات کھٹکتے ہیں ان شکوک کی منشاء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احکام بشریہ کو جاری کرنا اور جو اس کے مشابہ ہے۔

Scanned with CamScanner

پانچویں قسم:

وہ منافق جن کو قبائل اور برادریوں کی محبت اس بات پر ابھارتی ہے کہ وہ ان کی نصرت اور ان کی تقویت میں پوری کوشش خرچ کریں اگرچہ اس میں اسلام والوں کے لیے ضرر ہو۔

سوال نمبر 34: نفاق کی دونوں قسموں پر مطلع ہونے کی کیا صورت ہے؟ اور ہمارے زمانے میں کونسا نفاق زیادہ پایا جاتا ہے؟

جواب:

كيفية الاطلاع على قسمي النفاق.

ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نفاق کی پہلی قسم اعتقادی پر مطلع ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ علم غیب کے قبیل سے ہے اور نفاق کی دوسری قسم عملی کثیر واقع ہوتی ہے ہمارے زمانے میں خصوصی طور پر۔ حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ تین چیزیں جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے۔

(اذا حدث كذب، اذا وعد أخلف، اذا خاصم فجر)

سوال نمبر 35: منافقوں کے احوال کو مثال سے واضح کریں

جواب:

توضيح أحوال المنافقين بالمثال:

اگر آپ چاہتے ہو کہ منافقین کے نمونوں کو دیکھیں تو آپ حکام کی مجالس کی طرف جائیں اور ان کے ہم نشین دوستوں کو دیکھیں وہ کیسے حکام کی رضاء کو اللہ کی رضاء پر

فضیلت دیتے ہیں اور اتفاق کے وقت کوئی فرق نہیں ہے اس کے درمیان جس نے بلا واسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سنا اور وہ نفاق کے راستے پر چلا اور اس کے درمیان جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو نہ پایا اور اس نے شارح کے احکام کو یقینی کے ساتھ جان لیے پھر اس کے خلاف چلا۔ پس یہ منافقین کی ہی مثال ہے۔

سوال نمبر 36: بیان مخاصمہ سے قرآن پاک کا مقصد کیا ہے؟

جواب:

مقصد القرآن فی بیان المخاصمۃ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب آپ قرآن کی تلاوت کریں تو آپ یہ گمان نہ کریں کہ جھگڑا ایسی قوم کے ساتھ تھا جو گزر چکی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی گمراہی سابقہ زمانے میں نہیں تھی مگر یہ کہ وہ آج بھی نمونے کے طریقے پر موجود ہے۔ قرآن کا مقصد ان گمراہیوں کی کلیات کو بیان کرنا ہے نہ کہ مخصوص قصے کو بیان کرنا ہے۔ اتنی ہی مقدار آیات مخاصمہ کے معنی کو سمجھنے میں کافی ہے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

فی بقیة مباحث العلوم الخمسة

سوال نمبر ۳: تذکیر بآلاء اللہ اور اثبات ذات و صفات میں قرآن حکیم کا اسلوب کیا ہے؟ اور اس کی حکمت کیا ہے؟

جواب:

اسلوب القرآن فی التذکیر بآلاء اللہ و اثبات الذات والصفات

قرآن کے نزول کا مقصد بشری نفوس کو سنوارنا ہے چاہے وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں شہری ہوں یا دیہاتی ہوں۔

اسی وجہ سے حکمت الٰہیہ کا تقاضہ تھا کہ تذکیر بآلاء اللہ میں لوگوں سے وہی خطاب کیا جائے جو ان کی معلومات میں سما چکی تھی کلام کو اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کی صفات کے بارے میں ایسے طریقے کے ساتھ چلایا گیا ہے جس کا احاطہ کرنا تمام بشری افراد کے لیے ممکن ہے اس علم و فہم کے ذریعے جس پر کثیر افراد کو پیدا کیا گیا ہے۔

اثبات الذات والصفات

اللہ تعالیٰ نے ذات خدا کو اجمالی طور پر ثابت کیا کیونکہ یہ علم بنی افراد کے تمام افراد میں جاری ہے جب معانی نظر کے ساتھ ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے صفات کو ثابت کرنا منع ہے اور اگر وہ صفات الٰہیہ پر مطلع نہ ہوں تو وہ ربوبیت کی اس معرفت کو نہیں پہنچ سکتے جو نفوس کو سنوارنے میں اشیاء کو نفع دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ یہ تھا کہ صفات بشریہ کاملہ میں سے وہ صفات اختیار کی جائیں جس کو وہ جانتے ہیں اور جس کے ذریعے

آپس میں مدح سرائی جاری ہوتی ہے۔

سوال نمبر 38: بیان آلاء اللہ میں قرآن حکیم کا اسلوب کیا ہے؟ تفصیلاً بیان فرمائیں؟

جواب:

أسلوب القرآن فی بیان آلاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور اپنی قدرت کی نشانیوں میں سے وہ اختیار کیا جس کو سمجھنے میں شہری، دیہاتی عربی اور عجمی برابر ہیں اسی وجہ سے ان نفسانی نعمتوں کو ذکر نہیں فرمایا جو اولیاء اور علماء کے ساتھ خاص ہیں اور نہ ہی ان مادی نعمتوں کو ذکر فرمایا جو بادشاہوں کے ساتھ خاص ہیں بیشک اللہ تعالیٰ نے وہی ذکر فرمایا جو اس کے مناسب تھا۔ آسمان اور زمین کو پیدا کرنا بادلوں سے پانی کو نازل کرنا اور زمین سے پانی کو نکالنا اور مختلف پھلوں اور دانوں کو نکالنا وغیرہ وغیرہ

سوال نمبر 39: تذکیر بایام اللہ میں قرآن مجید کا کیا اسلوب ہے؟ اور اس کی حکمت کیا ہے؟

جواب:

أسلوب القرآن الکریم فی التذکیر بأیام اللہ

اللہ تعالیٰ نے ایام اللہ میں سے ان کو پسند فرمایا جو ان کے کانوں میں قرار پکڑ چکے تھے (ایام اللہ سے مراد وہ واقعات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے) اور اہل عرب نے ان قصوں کو اجمالی صورت کے ساتھ سنا ہوا تھا جیسے کہ نوح کی قوم کا قصہ

عاد اور ثمود کی قوم کا قصہ جس کو اہل عرب نے اپنے آباؤ اجداد سے سنا ہوا تھا اور ابراھیم علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے قصے کیونکہ یہ ان کی سماعت کو مانوس تھے اور قرآن کریم نے ان غریب قصوں کو جو عربیوں کے لیے غیر مانوس تھے۔

اس میں حکمت یہ تھی کہ عوام جب کسی انتہائی نادر قصے کو سنتی ہے یا مخصوص قصوں کو ان کے سامنے ذکر کیا جاتا ہے وہ نفس قصوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں ان کی اصلی غرض فوت ہو جاتی ہے اور وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔

سوال نمبر ۱۶۵: وہ کون سے قصے ہیں جو قرآن کریم میں تکرار کے ساتھ ہیں؟

جواب:

القصص المتکررۃ فی القرآن الکریم

1) حضرت آدم علیہ السلام کا مٹی سے پیدا ہونے کا قصہ، فرشتوں کا آپ کو سجدہ کرنے کا قصہ، شیطان کا سجدہ کرنے سے انکار کرنے کا قصہ، اور شیطان کا ملعون ہونے کا قصہ اور بنی آدم کو گمراہی میں ڈالنے کی کوشش کرنے کا قصہ۔

2) نوح، ھود، صالح، ابراھیم، لوط اور شعیب علیہم السلام کا اپنی قوم کے ساتھ توحید کے باب میں اور امر بالمعروف والنھی عن المنکر کے باب میں بحث ومباحثہ کا قصہ۔ قوم کا عقوبت الاھیلہ میں مبتلا ہونے کا قصہ، اللہ تعالیٰ کی مدد کا انبیاء اور ان کے تابعین کے لیے ظہور کا قصہ۔

3) موسیٰ علیہ السلام کا فرعون اور اس کی قوم کے ساتھ قصہ بنی اسرائیل کے بیوقوفوں کے ساتھ قصہ اس قوم کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہٹ دھرمی کرنے کے واقعات، اللہ تعالیٰ کا بدبختوں کی سزاؤں کو قائم کرنے کے واقعات اور ایک کے بعد ایک مرتبہ اپنے نبی کی مدد کا ظہور ہونے کے واقعات۔

4) داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی خلافت کے قصے اور ان کی نشانیاں اور ان کی کرامات کے قصے۔

5) حضرت ایوب اور یونس علیہما السلام کی آزمائش اور اللہ تعالیٰ کی ان دونوں کے لیے مدد نازل ہونے کے قصے۔

6) حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا قبول ہونے کے قصے۔

7) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونے میں عجیب قصہ اور جھولے میں کلام کرنا اور ان سے معجزات کا ظاہر ہونا۔

سوال نمبر 16: وہ کون سے قصے ہیں جو قرآن کریم میں فقط ایک یا دو بار مذکور ہیں؟

جواب:

القصص غیر المکررۃ فی القرآن الکریم

1) حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام کے اٹھائے جانے کا قصہ۔

2) ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے مناظرہ کرنے کا قصہ اور آپ کا زندہ پرندے کا مشاہدہ کرنا اور اپنے بیٹے کو ذبح کرنا۔

3) یوسف علیہ السلام کا قصہ

4) موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا قصہ اور آپ کو دریا میں ڈالنے کا قصہ اور آپ کا قبطی کو قتل کرنا اور آپ کا مدین کی طرف نکلنا اور وہاں شادی کرنا۔

۵) گائے کو ذبح کرنے کا قصہ

۶) موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کی ملاقات کا قصہ

۷) طالوت اور جالوت کا قصہ

۸) بلقیس کا قصہ

۹) ذوالقرنین کا قصہ

۱۰) اصحاب کہف کا قصہ

۱۱) دو باہم گفتگو کرنے والے مردوں کا قصہ

۱۲) اصحاب جنت کا قصہ

۱۳) عیسیٰ علیہ السلام کا تین قاصدوں کو بھیجنے کا قصہ

۱۴) اصحاب فیل کا قصہ

سوال نمبر 12: قرآن عظیم میں قصوں کو ذکر کرنے سے مقصود کیا ہے؟

جواب:

قرآن عظیم میں قصوں کو ذکر کرنے سے مقصود ان کی معرفت نہیں ہے بلکہ اصلی مقصد یہ ہے کہ سامع کا ذہن شرک اور معاصی کی قباحت کی طرف منتقل ہو جائے اور ان کاموں پر اللہ تعالیٰ کا سزا دینے کی طرف منتقل ہو جائے اور مومنین کو اللہ تعالیٰ کی مدد پر مطمئن ہونے کی طرف ذہن منتقل ہو جائے

سوال نمبر 13: تذکیر بالموت و مابعد الموت میں کن امور کو بیان کیا گیا ہے؟

جواب:

بیان التذکیر بالموت و مابعدہ

اللہ تعالیٰ نے موت میں پہلے اور موت کے بعد جو انسان

کیفیت ہوتی ہے اس کو ذکر فرمایا۔ اور اس کو ان کے گھروں میں حاضر رکھا اور موت کے بعد اس پر جنت اور دوزخ کو پیش کرنے کا ذکر فرمایا اور عذاب کے فرشتوں کے ظاہر ہونے کو بیان فرمایا۔

(۵) ذکر اشراط الساعۃ

عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا، دجال کا نکلنا۔ دابۃ الارض کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، نفخہ اول پھونکنا، حشر اور نشر، سوال وجواب، میزان، اعمال ناموں کا سیدھے اور الٹے ہاتھوں سے پکڑنا، مومنین کا جنت میں داخل ہونا، کفار کا دوزخ میں داخل ہونا، بعض اور ملتو عین کا آپس میں آگ میں جھگڑنا۔ بعض کا بعض پر لعنت کرنا۔ مختلف قسموں کے عذاب، مختلف قسموں کی نعمتیں۔

سوال نمبر ۱۴: مباحث احکام کے متعلق کتاب الفوز الکبیر میں کیا کلیہ بیان کیا گیا ہے؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب:

بیان علم الأحکام:

والکلیۃ فی مباحث الأحکام: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملت حنیفیہ پر بھیجا گیا ہے پس اس ملت کی شریعتوں کو باقی رکھنا لازم ہے اور اس بنیادی مسائل میں کوئی تغیر نہ کیا جائے مگر عام مسائل کو خاص کیا جاسکتا ہے اور اوقات کی تعیین اور حدود کی تشریح کی جاسکتی ہے

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ کی موجودگی کے ساتھ

عرب والوں کو پاک کرنے کا ارادہ فرمایا اور عرب والوں کے ذریعے تمام قبیلوں کو پاک کرنے کا ارادہ فرمایا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے اصولوں کو باقی رکھنا لازم ہے جو عرب کی تقلید اور ان کی عادات کے مناسب ہیں اور جان لو کہ ہر امر اور نہی کے پیچھے مصلحت ہے

سوال نمبر ۱۸ : دین حنیف کے ماننے والوں کی عبادات میں فتور واقع ہونے کے کیا اسباب تھے اور ان کی اصلاح کے لیے قرآن پاک نے کیا کیا؟ نیز تدبیر منزل اور احکام سیاسیہ میں واقع ہونے والی خرابیوں کی اصلاح کے لیے قرآن مجید نے کیا کیا ہے؟

جواب :

دور القرآن الكريم في إصلاح الملّة الحنيفية المحرّفة

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عبادات یعنی طہارت، نماز، روزے، زکاۃ اور حج میں فتور عظیم واقع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس عبادات کو قائم کرنے میں سستی کی اور اس کے اکثر جگہوں میں معروف نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کا اختلاف ہوا۔ قرآن پاک نے اس کی اصلاح کے لیے اس فتور کو گرادیا اور اس کو سیدھا کر دیا یہاں تک کہ اس کا معاملہ درست ہو گیا

تدبیر منزل اور احکام سیاسیہ میں گھٹیا رسوم اور مختلف زیادتی اور سرکشی واقع ہوئی۔ پس قرآن عظیم نے ان کے اصول، حدود اور ان کے اوقات کو بیان کیا

سوال نمبر ۵: قرآن مجید نے جن چیزوں کے مسائل کو اجمالاً بیان کیا اور سنت نبویہ نے ان کی تفصیل کی ان میں سے بعض کو بیان کریں؟

جواب:

القرآن أجمل والسنة فصلت۔

قرآن مجید نے نماز کے مسائل کو اجمالی طریقے پر بیان کیا اور اس میں لفظ إقامة الصلاة ذکر کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان، مساجد کو بنانے، جماعت، اور اوقات کے ساتھ اس کی تفصیل کی اور اسی طرح زکاۃ کے مسائل کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل کی اور روزے اور حج کو سورہ بقرہ میں ذکر کیا۔ جہاد کو سورہ بقرہ اور سورہ انفال میں ذکر کیا۔

سوال نمبر ۶: قرآن پاک میں وہ کس نوعیت کے مقامات ہیں جو خاص حوادث و واقعات سے تعلق رکھتے ہیں اگرچہ ان کا حکم عام ہے؟

جواب:

التعریفات والإشارات التي تحتاج إلى البيان۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ اسکا جواب ارشاد فرماتا۔

(۲) ایسا واقعہ پیش آتا جس میں مومنین اپنی جانوں اور اموال کو خرچ کرتے تھے اور منافقین باز رہتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ مومنین کی تعریف بیان فرماتا اور منافقین

کی مذمت بیان فرماتا ہے۔ اور ان کو دردناک عذاب سے ڈراتا ہے۔

③ یا دشمنوں پر غلبہ اور ان کے شر کو روکنے کی قبیل سے واقعہ پیش آتا تو اللہ تعالیٰ مومنین پر احسان فرماتا اور ان کو نعمت یاد دلاتا تھا۔

سوال نمبر 48: قرآن کریم میں کن قصوں کی طرف بیان اشارہ و تعریض واقع ہوئی ہے؟

جواب:

تعریضات واقع ہوئی ہیں سورۃ انفال میں بدر کے قصے کے ساتھ، سورۃ آل عمران میں غزوہ احد کے قصے کے ساتھ، سورۃ احزاب میں غزوہ خندق کے ساتھ، سورۃ فتح میں صلح حدیبیہ کے قصے کی طرف اشارہ واقع ہوا ہے۔ سورۃ الحشر میں غزوہ بنی نضیر کے قصے کی طرف۔ سورۃ براۃ میں غزوہ تبوک کے قصے کی طرف اور سورۃ مائدہ میں حجۃ الوداع کی طرف اشارہ ہے۔ سورۃ احزاب میں زینب کے نکاح کے قصے کی طرف اشارہ، سورۃ تحریم میں لونڈی کی حرمت کی طرف اشارہ سورۃ نور میں افک کے قصے کی طرف اشارہ، سورۃ براۃ میں مسجد ضرار کی طرف اشارہ اور سورۃ بنی اسرائیل کے شروع میں اسراء کے قصے کی طرف اشارہ واقع ہوا ہے۔

الباب الثانی

سوال نمبر ۹۶: نظم قرآن کے معانی میں خفاء کے اسباب کیا ہیں؟

جواب:

قرآن مجید خالص عربی زبان میں نازل کیا گیا اور لوگوں نے اس کے منطوق کے معنی کو اپنے ملکہ کے ذریعے سمجھا جیسا کہ قرآن کو پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! (وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ) (اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ)

شارح نے متشابہ القرآن کی تاویل میں غور و فکر نہیں کی اور صفات خداوندی کی وضاحت میں، مبہم کو بیان کرنے میں اور تمام قصے کو بیان کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان مثالوں کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کم سوال کرتے تھے لیکن جب یہ طبقہ گزر گیا اور عجمی داخل ہو گئے اور اس فصیح لغت کو ترک کر دیا گیا تو بعض جگہوں میں مراد کو سمجھنا دشوار ہو گیا اور لغت اور نحو کی طرف محتاجی ہوئی۔

سوال نمبر ۹۷: فہم کلام میں دشواری کے مقامات کون کون سے ہیں؟ صاحب الفوز الکبیر کی تعلیم کی روشنی میں لکھیں۔

جواب:

بیان مواضع الصعوبۃ فی فہم القرآن

(۱) بسا اوقات لفظ غریب کے استعمال کے سبب کے ساتھ اور اس کا علاج لفظ کے معانی کو صحابہ اور تابعین سے نقل کرنا ہے۔

(۲) بسا اوقات ناسخ اور منسوخ کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے

(۳) بسا اوقات نزول کے سبب سے غفلت کی وجہ سے

(۶) بسا اوقات مضاف یا موصوف یا اس کے علاوہ کو حذف کرنے کے سبب سے۔

(۷) بسا اوقات ایک چیز کی جگہ دوسری چیز کو بدلنا یا حرف کو حرف کے ساتھ بدلنا، یا اسم کو اسم کے ساتھ بدلنا، یا فعل کو فعل کے ساتھ بدلنا، یا جمع کو مفرد کی جگہ ذکر کرنا یا اس کے برعکس یا غیب کے صیغے کو خطاب کی جگہ استعمال کرنا۔

(۵) بسا اوقات اس کا مقدم ہونا جس کا حق مؤخر ہونا ہے یا اس کے برعکس۔

(۶) بسا اوقات ضمائر کا منتشر ہونا اور ایک لفظ سے مراد کا متعدد ہونا

(۸) بسا اوقات تکرار اور اطناب کے سبب کے ساتھ

(۹) بسا اوقات اختصار اور ایجاز کے سبب کے ساتھ

(۱۰) بسا اوقات کنایہ، تعریض، متشابہ اور مجاز عقلی کو استعمال کرنے کے سبب کے ساتھ دشواری ہوتی ہے۔

فصل اول:

سوال نمبر ۱: شرح غریب قرآن میں سب سے زیادہ کس کی روایت ہے؟ اور اس کی بہترین سندیں کونسی ہیں؟

جواب:

غریب قرآن کی سب سے اچھی شرح وہ ہے جو ترجمان قرآن عبداللہ ابن عباس بہ سند ابن ابی طلحہ کے طرق سے ثابت ہے امام بخاری نے غالباً اپنی صحیح میں اسی پر اعتماد کیا ہے پھر وہ سند جو ضحاک نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابن عباس نے نافع ابن ازرق

تین
کے سوالات کا جواب دیا۔ امام سیوطی نے ان طرق کو کتاب الاتقان میں ذکر کیا۔ پھر وہ جس کو امام بخاری نے تفسیر کے ائمہ سے شرح غریب کے بارے میں نقل کیا۔ پھر وہ جس کو تمام مفسرین نے صحابہ اور تابعین سے روایت کی۔

فصل ثانی

سوال نمبر 52: ناسخ و منسوخ کی معرفت کے دشوار ہونے کی سب سے قوی وجہ کیا ہے؟

جواب:

فن تفسیر میں مشکل جگہوں میں وہ جن میں کثیر مباحثہ ہے اور کثیر اختلاف ہے ناسخ اور منسوخ کو پہچاننے کی معرفت کے دشوار ہونے کی سب سے قوی وجہ متقدمین اور متاخرین کی اصطلاح میں اختلاف ہے۔

سوال نمبر 53: متقدمین لفظ نسخ کو کسی معنی میں استعمال کرتے تھے اور ان کے نزدیک نسخ کا معنی کیا ہے؟

جواب:

النسخ عند المتقدمین

متقدمین لفظ نسخ کو معنی لغوی کے مقابلے میں استعمال کرتے تھے اور وہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ذریعے زائل کرنا ہے نہ کہ اصولیوں کی اصطلاح میں

نسخ کا معنی:

متقدمین کے نزدیک نسخ کا معنی کسی آیت کے بعض اوصاف کو دوسری آیت کے ساتھ زائل کرنا یا تو وہ مدت عمل کی انتہاء کے ساتھ یا کلام کو معنی متبادر سے غیر متبادر کی طرف پھیرنے کے ساتھ یا خاص کو عام کرنے کے ساتھ یا منصوص اور مقیس علیہ کے درمیان فرق بیان کرنے کے ساتھ وغیرہ وغیرہ۔

سوال نمبر 7: متقدمین کی اصطلاح کے مطابق آیات منسوخہ کی تعداد کتنی ہے؟

جواب:

متقدمین کے نزدیک نسخ کا باب وسیع ہو گیا اور عقل کی جولانی کثیر ہو گئی اور اختلاف کا دائرہ کشادہ ہو گیا اسی وجہ سے ان کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد (500) تک پہنچ گئی۔

سوال نمبر 8: متأخرین کے نزدیک نسخ کی تعریف کیا ہے اور اس کے مطابق آیات منسوخہ کی تعداد کتنی ہے؟

جواب:

متأخرین کے نزدیک نسخ یہ ہے جو قلیل تعداد ہو خصوصاً اس توجیہ کے حساب سے جس کو ہم نے اختیار کیا۔

آیات منسوخہ کی تعداد: شیخ ابن عربی کی رائے کے مطابق متأخرین کے نزدیک آیات منسوخہ کی تعداد (20) ہے۔

سوال نمبر ۱۸: وہ آیتیں مقامات کے ساتھ تحریر کریں جو عند المتأخرین منسوخ ہو؟

جواب:

1 البقرۃ:

منسوخ: (کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ)

ناسخ: (یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ)

2 البقرہ:

ناسخ: (فَمَنْ شَہِدَ مِنْکُمُ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہُ)

منسوخ: (وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ

3: منسوخ:

(کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ)

4 منسوخ:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّہْرِ الْحَرَامِ

5 منسوخ:

(وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ) الی قولہ (مَتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ)

6 منسوخ

(وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ)

7 منسوخ: آل عمران:

اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ

8 منسوخ: النساء

(وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْہُمْ نَصِیْبَہُمْ)

9 منسوخ:

(وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ

10 منسوخ:
وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ
11 منسوخ: المائدہ.
وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ
12 منسوخ:
فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ
13 منسوخ:
اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ
14 منسوخ: الانفال.
اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ.
15 منسوخ: (براءۃ) سورہ توبہ.
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا.
16 منسوخ سورہ النور
اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً
17 منسوخ:
لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ.
18 منسوخ: الاحزاب.
لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ
19 منسوخ: المجادلۃ
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا
20 منسوخ: سورہ الممتحنۃ.
فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا!

سوال نمبر 8 : وہ کون کونسی آیتیں ہیں جو شاہ صاحب کے نزدیک منسوخ ہے ؟

جواب :

1 سورۃ البقرہ :
(کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ .

2 منسوخ :
(وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ) الی قولہ (مَتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ)

3 منسوخ الاحزاب :
لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ .

نوٹ : شاہ صاحب کے نزدیک احتمال ہے کہ یہ تلاوت میں ناسخ مقدم ہو

4 منسوخ : المجادلۃ :
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا

سوال نمبر 9 : عند المتاخرین جو آیتیں منسوخ ہیں اور شاہ صاحب کے نزدیک منسوخ نہیں ان آیتوں کی شاہ صاحب نے کیا تاویل کی ہے ؟

جواب :

منسوخ آیات کی تاویل :

1 عند المتاخرین منسوخ آیت : (علی الذین یطیقونہ فدیۃ)
شاہ صاحب کی تاویل : ان کے نزدیک دوسری وجہ ہے اور یہ معنی یہ ہے اس آیت کا وہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے

2 عند المتاخرین منسوخ آیت : کما کتب علی الذین من قبلکم
شاہ صاحب کی تاویل : ان کے نزدیک (کما کتب) کا معنی

نفس وجوب میں تشبیہ دینا ہے پس نسخ نہیں ہے

3. عند المتاخرین منسوخ آیت : یسئلونک عن الشھر الحرام
شاہ صاحب کی تاویل : یہ آیت قتل کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے اور وہ علت کو تسلیم کرنے کی قبیل سے ہے اور مانع کو ظاہر کرنا۔

4. عند المتاخرین منسوخ آیت : وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ
شاہ صاحب کی تاویل : یہ عام کو خاص کرنا ہے۔

5. عند المتاخرین منسوخ آیت : اتقوا اللہ حق تقاتہ
شاہ صاحب کی تاویل : (حق تقاتہ) شرک اور کفر کے بارے میں ہے جو اعتقاد کی طرف لوٹ رہی ہے اس کی ناسخ آیت (ما استطعتم) اعمال کے بارے میں ہے۔

6. عند المتاخرین منسوخ آیت : الذین عقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم
شاہ صاحب کی تاویل : آیت کا ظاہر موالی کے لیے میراث ہے اور صلہ اور بر موالات کے موالی کے لیے ہے پس نسخ نہیں ہے۔

7. عند المتاخرین منسوخ آیت : واذا حضر القسمۃ
شاہ صاحب کی تاویل : ابن عباس نے فرمایا یہ محکم ہے اور امر استحباب کے لیے ہے۔

8. عند المتاخرین منسوخ آیت : والتی یاتین الفاحشۃ
شاہ صاحب کی تاویل : اس میں نسخ نہیں ہے بلکہ یہ غایت تک کھلنے والی ہے۔

9. عند المتاخرین منسوخ آیت : ولا الشھر الحرام
شاہ صاحب کی تاویل : ہم قرآن میں اس کو ناسخ کرنے والی کوئی آیت نہیں پائی نہ ہی سنت صحیح میں پائی

10 عندالمتاخرین منسوخ آیت : فان جاءوک فاحکم بینھم او اعرض عنھم
شاہ صاحب کی تاویل : اس کا معنی ہے کہ اگر حکم کو مؤخر کر دیں تو آپ فیصلہ کریں اس کے ساتھ جو اللہ نے نازل کیا اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔

11 عندالمتاخرین منسوخ آیت : او آخران من غیرکم
شاہ صاحب کی تاویل : اس کا معنی ہے اس کے قبیلے کے وقت یا تمہارے قریبی کے غیر سے ہیں وہ تمام مسلمانوں میں سے ہیں۔

12 عندالمتاخرین منسوخ آیت : انفروا خفافا وثقالا۔
شاہ صاحب کی تاویل : خفافا کا معنی ہے ان چیزوں کا کم ہونا جن سے جہاد ہوتا ہے اور ثقالا کا معنی بہت سے نوکر اور سوار لہٰذا یہ منسوخ نہیں ہے

13 عندالمتاخرین منسوخ آیت : الزانی لا ینکح الا زانیۃ
شاہ صاحب کی تاویل : امام احمد بن حنبل ظاہری آیت کے قائل ہیں پاک مرد کے لیے زانیہ کو اختیار کرنا بہتر نہیں آیت میں زنا اور شرک کی طرف اشارہ ہے

14 عندالمتاخرین منسوخ آیت : لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم
شاہ صاحب کی تاویل : ابن عباس کا مذہب ہے کہ یہ منسوخ نہیں ہے یہ وجہ زیادہ اولیٰ ہے

15 عندالمتاخرین منسوخ آیت : فاتوا الذین ذھبت ازواجھم مثل ما انفقوا۔
شاہ صاحب کی تاویل : یہ محکم ہے

16 عندالمتاخرین منسوخ آیت : قم اللیل الا قلیلا۔
شاہ صاحب کی تاویل : پانچوں نمازوں کی منسوخیت کا دعویٰ متعین نہیں ہے۔

سوال نمبر ۵: امام سیوطی نے ابن عربی کی موافقت کرتے ہوئے صحیح مذہب کے مطابق کتنی اور کون کونسی آیتوں کو منسوخ قرار دیا ہے؟

جواب:

امام سیوطی نے ابن عربی کی موافقت کرتے ہوئے صحیح مذہب کے مطابق انیس آیتوں کو منسوخ قرار دیا ہے (لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم اور (واذا حضر القسمة) یہ دو آیتیں منسوخ نہیں ہیں۔

الفصل الثالث:

سوال نمبر ۱: صحابہ کرام اور تابعین عظام "نزلت فی کذا" کا لفظ کن مواقع میں استعمال کرتے تھے؟ نیز ان کے قول فانزل اللہ قولہ کذا سے کس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے؟

جواب:

اصطلاح "نزلت فی کذا" عند المتقدمین:

صحابہ کرام اور تابعین کے کلام سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ وہ نزلت فی کذا کو صرف اس قصے کے لئے نہیں لیتے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور وہی آیت کا نزول ہے بلکہ کبھی کبھار اس کے لیے استعمال کرتے تھے جس پر آیت کا بعض حصہ صادق آتا تھا اس میں سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا آپ کے بعد کے زمانے میں تھے

فانزل اللہ قولہ فی کذا

اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا استنباط کرنا اور اس کو اس گھڑی میں آپ کے مبارک دل میں ڈالنا۔ اسی وجہ سے ممکن ہے کہ کیا جائے۔

فانزلت۔

سوال نمبر 62 ! وہ کون سی اشیاء ہیں جو اسباب نزول میں سے نہیں ہیں؟

جواب :

محدثین نے آیات قرآنی کے تحت کثیر اشیاء کو ذکر کیا جو اسباب نزول کی قسم میں سے نہیں ہیں۔

صحابہ کرام کا اپنے مناظرے میں کسی آیت سے استدلال کرنا کسی آیت کو مثال کے طور پر بیان کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کلام شریف میں کسی آیت کی استدلال کے طور پر تلاوت کرنا۔ اصل غرض میں حدیث کو روایت کرنا جو آیت سے موافق ہو۔ نزول کی جگہ کو متعین کرنا قرآنیہ کلمہ کے سائل کو تلفظ کے طرق کو بیان کرنا۔ کسی آیت یا سورۃ کی فضیلت کو بیان کرنا وغیرہ۔

سوال نمبر 63 ! باب اسباب میں مفسر پر کن باتوں کا جاننا شرط ہے؟

جواب :

اس باب میں مفسر پر دو باتوں کا جاننا شرط ہے۔

1۔ ان قصوں کی معرفت جن کو آیت کریمہ متضمن ہے کہ ان قصوں کی معرفت کے بغیر آیات کے اشارے کو جاننا آسان نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

ان قصوں کی معرفت جو عام کو خاص کا فائدہ دیتی ہیں کیونکہ اس کے بغیر آیات کے مقاصد کو سمجھا نہیں جا سکتا

سوال نمبر ۷: کیا انبیاء سابقہ کے قصے حدیث میں وارد ہوئے ہیں؟

جواب:

دخول الإسرائیلیات فی التفسیر

سابقہ انبیاء کرام کے قصے حدیث میں قلیل ذکر کیے گئے ہیں۔

سوال نمبر ۸: طویل و عریض قصے جن کی روایت کا تکلف مفسرین نے کیا ہے وہ کس سے منقول ہے اور اہل کتاب کی روایات کے متعلق حدیث شریف میں کیا حکم آیا ہے؟

جواب:

وہ طویل و عریض قصے جن کو روایت کرنے میں مفسرین نے تکلف اٹھایا ہے وہ تمام کے تمام اہل کتاب کے علماء سے نقل کیے گئے ہیں۔

حدیث صحیح بخاری میں اہل کتاب کی روایت کا حکم آیا ہے۔ (لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم)

سوال نمبر ۹: علامہ مصنف میں اصطلاح "نزلت فی کذا" میں کتنی وسعت ہے؟

جواب:

صحابہ کرام اور تابعین کبھی کبھار مشرکین اور یہود کے مذہب کے مخصوص قصوں کو ذکر کر کے

تھے اور خیالات میں سے ان کی عادات کو ذکر کرتے تھے تاکہ ان کے عقائد اور عادات واضح ہو جائیں اور وہ کہتے تھے نزلت الآیۃ فی کذا۔ اور وہ اس سے یہ مراد لیتے تھے کہ یہ آیت اس قبیل سے نازل کی گئی ہے برابر ہے وہ بعینہٖ ہو یا اس کے مشابہ ہو اور وہ ان صورتوں کے ظاہر کا قصد کرتے تھے نہ کہ کسی مخصوص قصے کو بیان کرتے تھے۔

سوال نمبر (6): جزائے سعادت و شقاوت کو بیان کرنے میں قرآن مجید کا کیا اسلوب ہے؟

جواب

اس اسلوب پر قرآن مجید میں دو صورتیں بیان کی گئی ہے۔ سعادت مندکی صورت، بدبخت کی صورت۔ سعادت مندوں کی صورت میں سعادت مند کے بعض اوصاف کو ذکر کیا گیا ہے اور بدبخت کی صورت میں بدبختوں کے بعض اوصاف کو ذکر کیا گیا ہے اس سے غرض صرف اس اوصاف اور اعمال کے احکام کو بیان کرتا ہے نہ کہ کسی معین شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: (ووصینا الانسان بوالدیہ احسنا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا)

سوال نمبر 68 | بعض آیات کو سوال و جواب کی صورت میں پیش کرنے کا مقصد کیا ہے؟

جواب:

بسا اوقات ظاہری شبہ وارد ہوتا ہے اس کو دور کیا جاتا ہے یا سلیقہ کلام کی وضاحت کے طور پر قریب الفہم کے سوال کے بارے میں جواب دیا جاتا ہے اور کثیر مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ صحابہ کرام اس مقام کو سمجھنے کرنے میں سوال عرض کرتے تھے پس وہ مطلب کو سوال و جواب کی صورت میں بیان کرتے تھے۔

سوال نمبر 69 | کبھی صحابہ کرام آیات کے درمیان تقدم و تاخر بیان کرتے تھے اس سے کونسا تقدم و تاخر مراد ہوتا ہے؟ مع مثال بیان کریں؟

جواب:

کبھی صحابہ کرام آیات کے درمیان تقدیم و تاخیر کو ذکر کرتے تھے اور اس تقدیم و تاخیر سے مراد رتبہ مراد ہوتا ہے نہ کہ زمانے کے اعتبار سے جیسے کہ ابن عمر نے آیت کے بارے میں فرمایا (والذین یکنزون الذھب والفضة) اس آیت کا حکم زکاۃ کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے تھا جب اللہ تعالیٰ نے زکاۃ کے حکم کو نازل کیا تو اس کو مال کے لیے طہارت بنا دیا۔

سوال نمبر ۶۵۔ یا ایھا الباب اسباب نزول میں کتنے اور کون کونسے امور کی معرفت مفسر کی ذمہ داری ہے؟

جواب:

یا ایھا باب اسباب نزول میں دو امور کی معرفت مفسر پر ضروری ہے۔

الاول: غزوات اور اس کے علاوہ ان قصوں کی معرفت جو اپنے خصوصیات کے ساتھ آیات میں اشارۃً واقع ہوئے ہیں جو ان قصوں کو نہ جانے وہ ان کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔

الثانی:

بعض قیود کی فوائد کی معرفت اور بعض جگہوں میں اسباب تشدید کی معرفت۔

فصل رابع:

سوال نمبر ۶۶: اجمالی طور پر یہ بیان فرمائیے کہ باب ثانی کے فصل رابع میں کن چیزوں کا بیان ہے۔ نیز جن چیزوں کا بیان ہے ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک مثالیں بیان فرمائیے؟

جواب:

1. بعض اجزاء کو حذف کرنا (وَلٰکِنَّ البِرَّ مَن اٰمَنَ)
2. ایک شیء کو دوسری شیء سے بدلنا (منًّا لُّکُنّا یُحِبُّوْنَ)
3. اس کا مقدم ہونا جس کا حق مؤخر ہونا ہے (اَیۡنَۃً شَانۡہَا سِلۡبَتْ فَوَادِی)
4. اس کا مؤخر ہونا جس کا حق مقدم ہونا ہے۔ بلا جرم اَبِیتُ بِہٖ سلاما)
5. متشابہات تعریضات اور کنایات کا استعمال۔ (لَمُسۡلِمٌ)
6. معنی مراد کو محسوس صورت کے ساتھ حاصل کرنا (واجلب علیہم بخیلک ورجلک)

7 استعارہ مکنیہ۔
8 مجازِ عقلی : أنبت الربیع البقل
نوٹ: 3 اور 6 نمبر کی مثال ایک ہی ہے۔

سوال نمبر 7: کیا قرآن پاک میں مضاف، موصوف اور ان کے متعلقات کو حذف کرنے کی کوئی صورت پائی جاتی ہے اگر پائی جاتی ہے تو مثال سے بیان فرمائیں نیز (ومابلغوا) (الا ان عاد الکفروا ربھم) اور ولو نشاء : لجعلنا منکم ملائکۃ)
ان مثالوں کی وضاحت کریں کہ ان میں کس کو حذف کیا گیا ہے؟

جواب:
1 وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ : برّ من آمن : برّ مضاف کو حذف کیا گیا ہے۔
2 وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً : آیۃ مبصرۃ، آیۃ موصوف کو حذف کیا گیا ہے
3 وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ : حُبَّ الْعِجْلِ۔
حب مضاف کو حذف کیا گیا ہے۔
4 أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ : بِغَيْرِ قَتْلِ نَفْسٍ:
قتل مضاف کو حذف کیا گیا ہے۔
5 أَوْ فَسَادٍ : بِغَيْرِ فَسَادٍ۔
بغیر جار اور مجرور کو حذف کیا گیا ہے۔
6 مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ : من فی السموت ومن فی الارض۔
من فی، اسم موصول اور جار کو حذف کیا گیا ہے۔
7 وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ : أهل القریۃ
أهل مضاف کو حذف کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

8 عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ : علی عہد ملک سلیمن

مضاف اول کو حذف کیا گیا ہے

9 اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ : انزلنا القرآن وان لہم لسبق لہ ذکر

ضمیر کا مرجع (القرآن) کو حذف کیا گیا ہے۔

10 وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ : من قومہ

مِن حرف جار کو حذف کیا گیا ہے۔

وَمَا یُلَقّٰهَا : خصلة الصبر

ضمیر کا مرجع (خصلة الصبر) کو حذف کیا گیا ہے۔

اَلَآ اِنَّ عَادًا کَفَرُوْا رَبَّهُمْ : کفروا نعمة ربهم

نعمة مضاف یا ربهم میں حرف جار باء کو حذف کیا گیا ہے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْکُمْ مَّلٰٓئِکَةً : بدلا منکم

بدلاً مفعول کو حذف کیا گیا ہے۔

نوٹ :

اللہ کے فضل و کرم سے میں نے بحمد اللہ الفوز الکبیر کے سوالاً جواباً کی صورت میں فصل رابع تک نوٹس لکھے ہیں۔ اگر ان میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو میری اصلاح فرما دیں۔

طالب دعا : حافظ ثقلین قادری

درجہ : خامسہ

جامعۃ المدینہ فیضان غریب نواز شیر انوالہ گیٹ لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

للتعود على الصلاة والصلاح

الحضور في مجالس السنن الأسبوعيّة، التي تعقد تحت مظلة مركز الدعوة الإسلامية، عقب صلاة المغرب كلّ يوم خميس، وقضاء الليل كاملاً هاهنا بالنية الطيبة، بقصد إرضاء الله وابتغاء وجهه، والسفر في قافلة المدينة مع عشّاق الحبيب المصطفى ثلاثة أيام من كل شهر، ومحاسبة النفس يوميًّا بطريق ملء كتيّب جوائز المدينة (جدول الأعمال التربوية)، وتسليمه إلى المسؤول خلال الأيّام العشرة الأولى من كلّ شهرٍ، وعلى الأخ المسلم أن يضع هذا الهدف نصب عينيه: **عليّ محاولة إصلاح نفسي وجميع أناس العالم** إن شاء الله عزّ وجلّ، حيث يلزمني العملُ بجوائز المدينة للإصلاحِ النفسي، والسفرُ في قافلة المدينة لمحاولة إصلاح جميع الناس في العالم إن شاء الله عزّ وجلّ، ويمكن قراءة الكتب والرسائل من إصدارات مكتبة المدينة وتحميلها ومشاهدة قناة مدني عبر موقعنا هذا: www.dawateislami.net

ISBN 978-969-631-684-8
0126301

DAWAT-E-ISLAMI

فيضانِ مدينه سوق الخضار السابق حي سوداغران كراتشي، باكستان.
UAN +٩٢ ٢١ ١١١ ٢٥ ٢٦ ٩٢ التحويلة: ١١٤٤/٢٦٥٠
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net